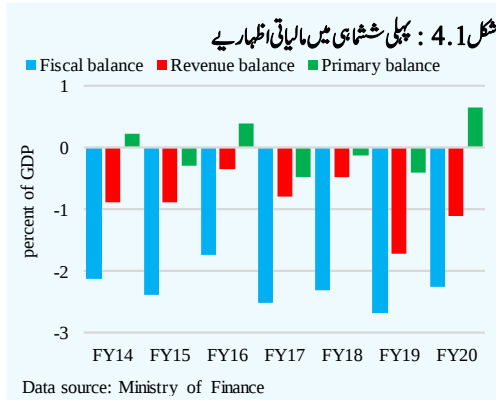


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی صورت حال میں بہتری آئی۔ گزشتہ برس کے 2.7 فیصد کے مقابلے میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.3 فیصد درج کیا گیا (شکل 4.1)۔ بالخصوص، بنیادی زیرِ فاضل آئی ایم ایف کے طے کردہ نظر ثانی شدہ ہدف سے تین گنا زائد تھا۔ اس بہتری کو بنیادی طور پر محصولات کی وصولی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کی نمو اخراجات سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اگرچہ محاصل میں اضافہ ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں زمروں کے باعث ہوا، تاہم مجموعی اخراجات بلند سودی ادائیگیوں، گرانٹس اور ترقیاتی اخراجات کی بنا پر بڑھے۔

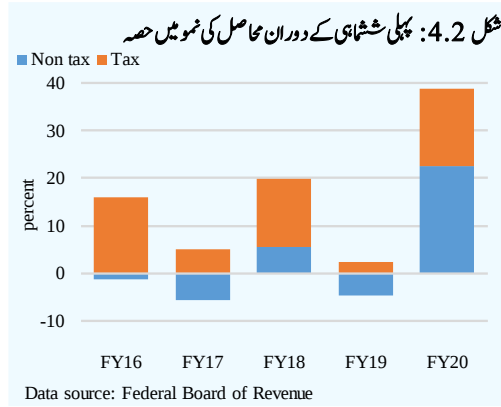
مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں سخت مالیاتی نظم و ضبط کے باعث دوسری سہ ماہی میں اخراجات بڑھانے کے لیے مالیاتی گنجائش میں خاصا اضافہ ہوا۔ یہ امر اہم ہے کہ سماجی اور ترقیاتی محاذ پر اخراجات میں اضافہ ہوا۔ تاہم مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اخراجات کی نمو نے محاصل میں اضافے کے اثر کو زائل کر دیا۔ نتیجتاً، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.6 فیصد رہا، جبکہ پہلی سہ ماہی میں 1.3 فیصد رہا، اور مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ 1.3 فیصد درج کیا گیا تھا۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں سکڑاؤ کے برعکس محاصل کی وصولی میں خوب اضافہ ہوا، حالانکہ معاشی سرگرمیوں میں مجموعی طور پر سُست روی اور درآمدات میں نمایاں کمی واقع ہوئی تھی (جدول 4.1)۔ پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی میں اضافے، ٹیلی کام کی خدمات پر دوبارہ ٹیکسوں کے نفاذ، سیمنٹ اور سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے، بجلی کے نرخوں میں اضافے، تنخواہوں پر ٹیکس بڑھانے، مختلف شعبوں کے ساتھ رعایتی سلوک ترک کرنے اور برآمدات سے متعلق پانچ شعبوں کو ٹیکس سے استثناء دینے جیسے پالیسی اقدامات کی وجہ سے محاصل کی یہ نمو بلند ہوئی۔ ہو سکتا ہے کہ بلند مہنگائی بھی محاصل میں اضافے کا سبب بنی ہو۔ یکبارگی عوامل جیسے جی ایس ایم کی تجدیدی فیس

پاکستانی معیشت کی کیفیت

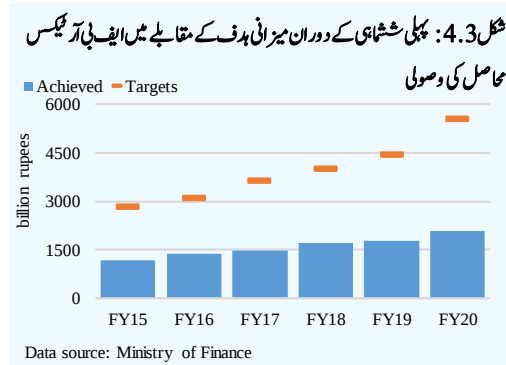
جدول 4.1: پہلی ششماہی میں مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ						
ارب روپے						
معمو			حقیقی			
م 20ء	م 19ء	م 18ء	م 20ء	م 19ء	م 18ء	
38.9	-2.4	19.8	3,231.9	2,327.1	2,384.7	الف۔ مجموعی حاصل
18.4	2.7	16.4	2,465.2	2,082.5	2,026.9	ٹیکس حاصل
213.4	-31.6	43.4	766.7	244.6	357.8	نان ٹیکس حاصل
25.9	5.5	14.0	4,226.6	3,357.0	3,181.0	ب۔ مجموعی اخراجات
24.7	17.3	13.5	3,721.4	2,984.4	2,545.2	جاریہ
46.1	16.7	16.1	1,281.2	876.7	751.4	سودی ادائیگیاں
28.8	-37.2	15.6	464.9	361.1	574.8	ترقیاتی
0.3	311.8	-131.4	8.3	8.3	2.0	خالص قرض گاری
			32.0	3.2	59.0	ج۔ شماریاتی فرق
			-994.7	-1,029.9	-796.3	مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
			-489.4	-657.3	-160.5	حاصل کا توازن
			286.5	-153.2	-44.9	بنیادی توازن
			994.7	1,029.9	796.3	مالکلادی
			513.6	218.0	384.1	بیرونی ذرائع
			481.1	811.9	412.2	ملکی ذرائع
			41.7	577.6	331.8	بینک
			439.4	234.4	80.4	نان بینک
جی ڈی پی کا فیصد						
			7.3	6.0	6.9	مجموعی حاصل
			5.6	5.4	5.9	ٹیکس
			1.7	0.6	1.0	نان ٹیکس
			9.6	8.7	9.2	مجموعی اخراجات
			8.5	7.7	7.4	جاریہ
			1.1	0.9	1.7	ترقیاتی
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ						

اور اسٹیٹ بینک کی بلند نفع آوری نان ٹیکس حاصل کے اہم ذرائع تھے۔ تاہم مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس حاصل کا آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ ہدف حاصل نہ ہو سکا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ درآمدات میں کمی کے اقدامات نے حاصل جمع کرنے کے



عمل پر منفی اثرات مرتب کیے، کیونکہ مجموعی سالانہ ٹیکس وصولی کا 40 فیصد حصہ درآمدات سے منسلک ہے۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری اور ترقیاتی دونوں اخراجات گذشتہ برس کے مقابلے میں تیزی سے بڑھے (جدول 4.1)۔ جاری اخراجات میں بلند نموسودی ادائیگیوں اور گرانٹس کے سبب ہوئی، جو خصوصاً دوسری سہ ماہی میں مرکوز تھیں۔¹ اسی طرح وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر ترقیاتی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا۔



پست مالکاری ضروریات، جس میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ کارفرما رہا، کے باعث سرکاری قرضوں میں اضافے کی رفتار تھم گئی۔ ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی میں بھی تغیر سامنے آیا، کیونکہ حکومت مرکزی بینک سے قرض نہ لینے کے عزم پر سختی سے کاربند رہی۔ مزید برآں، حکومت نے انتظام قرض کی حکمت عملی کے طور پر اپنی جمع شدہ رقوم (کیش بفرز) کو مالکاری ضروریات پوری کرنے اور موجودہ قرضوں کی واپسی کے لیے استعمال کیا۔ کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے نئی

قرض گیری، آئی ایم ایف سے قرض کی قسطوں کے حصول اور حکومتی تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری بڑھ جانے سے ڈالر میں بیرونی قرضہ بڑھ گیا۔ اس عرصے کے دوران یہ رقوم ملنے سے بڑی ادائیگیوں (بشمول 1.0 ارب ڈالر کے صکوک) کے بوجھ سے خلاصی ہو گئی۔

4.2 حاصل

گذشتہ برس کی کمی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حاصل کی مجموعی وصولی میں اضافہ ہوا (شکل 4.2)۔ اس کی بنیادی وجہ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں نمایاں اضافہ ہے، جسے نان ٹیکس حاصل کی بلند نمونے بھی تقویت بخشی۔

¹ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی جاری اخراجات کا حجم سالانہ ہدف کا تقریباً 42.0 فیصد تھا۔

جدول 4.2: پہلی ششماہی میں ایف بی آر ٹیکس وصولی							ارب روپے؛ نمونہ فیصد میں
میزانیہ م 20ء*	م 18ء	م 19ء	م 20ء	م 18ء	م 19ء	م 20ء	نمو
2081.9	663.5	668.4	784.9	12.2	0.7	17.4	بلا واسطہ ٹیکس
3473.0	1058.1	1126.4	1309.2	20.1	6.5	16.2	بالواسطہ ٹیکس
1000.5	281.5	336.0	326.6	29.1	19.4	-2.8	کسٹمز ڈیوٹی
2107.7	686.5	688.0	857.5	18.9	0.2	24.6	سیلز ٹیکس
364.8	90.1	102.3	125.1	5.5	13.6	22.2	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
5555.0	1721.6	1794.8	2094.1	16.9	4.3	16.7	مجموعی ٹیکس
* میزانیہ ایک نظر میں، وزارت خزانہ							
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور وزارت خزانہ							

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حاصل کی مجموعی وصولی میں 38.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 2.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ معاشی سُست روی اور درآمدات میں بڑے پیمانے پر تخفیف کے باوجود ٹیکس حاصل میں 18.4 فیصد نمو درج کی گئی، اس کی بہ نسبت گزشتہ پانچ برسوں کی پہلی ششماہیوں میں ان کی اوسط نمو 12.4 فیصد رہی تھی۔ اس سے قطع نظر ایف بی آر کے ٹیکسوں میں قابل ذکر نمو اور ٹیکس وصولی کی کوششوں میں بہتری کے باوجود ایف بی آر کی ٹیکس وصولی مالی سال 20ء کے میزانیہ کے مقررہ ہدف کا صرف 37.7 فیصد حاصل کر سکی (شکل 4.3)۔²

ایف بی آر ٹیکس

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 16.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ نمو صرف 4.3 فیصد رہی تھی (جدول 4.2)۔ ایف بی آر ٹیکسوں میں اضافے کی بنیادی وجوہ مختلف پیٹرو لیوم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی بلند شرحیں، برآمدات سے متعلق شعبوں سے ٹیکس استثناء کا خاتمہ، تنخواہوں کی مختلف سطحوں پر ٹیکس شرحیں بڑھانا، ٹیلی کام خدمات پر وود ہولڈنگ ٹیکسوں کا دوبارہ نفاذ اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی بلند شرحیں ہیں۔ تاہم حاصل کو اور زیادہ بڑھانے کے لیے ایف بی آر کو وصولی

² اوسطاً، گزشتہ پانچ برسوں کی پہلی ششماہی کے دوران سالانہ میزانی ہدف 42.0 فیصد حاصل ہوا۔

کے لیے مزید تنگ و دو کرنا ہوگی۔ واضح معنوں میں، ایف بی آر کو دوسری ششماہی کے دوران 3143.9 ارب روپے وصول کرنا ہوں گے تاکہ حاصل کا 5238 ارب روپے کا سالانہ نظر ثانی شدہ ہدف حاصل کیا جاسکے۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں بلا واسطہ ٹیکس کے اہم ذرائع

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

تبدیلی	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
دوہولڈ ٹنگ ٹیکس	449.4	544.5	-42.1	95.1
نمو	21.2	-8.6		
درآمدات	114.2	105.8	9.4	-8.4
تنخواہیں	32.8	57.5	-25.0	24.7
منافع منقسمہ	25.4	30.4	-5.4	5.0
ٹیکسوں کا سود اور تسکات	25.9	56.7	3.6	30.8
ٹیکے	106.5	112.8	-20.5	6.3
برآمدات	15.5	19.9	2.1	4.4
نقد رقم نکھانا	17.8	8.6	1.7	-9.2
بجلی کے بل	19.2	24.9	2.6	5.7
ٹیلی فون	3.7	27.0	-21.4	23.3
عند الطلب وصولی	32.7	19.7	-7.4	-13.0
نمو	-39.8	-18.5		
رضاکارانہ ادائیگی	227.1	248.2	52.9	21.1
نمو	9.3	30.4		
متفرق	-15.0	8.6	-17.9	23.6
خالص بلا واسطہ ٹیکس	668.4	784.9	4.9	116.5

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

یہ امر اہم ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی اتھارٹیوں نے ٹیکس اساس بڑھانے کی غرض سے ٹیکس گزاروں کو سہولتیں فراہم کیں، جن میں: ٹیکس ریفرنڈ کا مکمل خود کار برقی نظام³، ایف بی آر ٹیکس آسان موبائل ایپلی کیشن کا آغاز، تجارت کو سازگار بنانے کے لیے "آئٹھرائزڈ اکٹامک آپریٹرز" (اے ای او) نامی پروگرام شروع کرنا شامل ہیں۔⁴ مزید برآں، ایف بی آر نے ایسا پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) نظام تشکیل دیا جو فروخت کے ریکارڈ کو فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے مرکزی نظام سے منسلک کر دیتا ہے۔

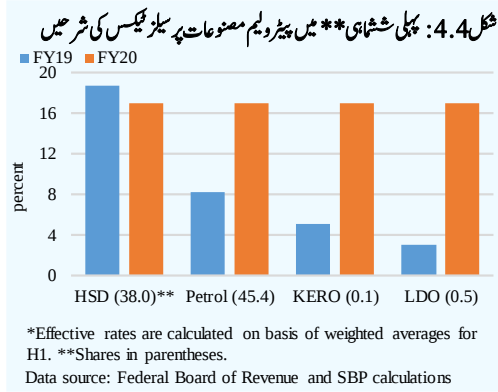
بلا واسطہ ٹیکس

ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 37 فیصد حصہ بلا واسطہ ٹیکسوں کا ہے، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں

17.4 فیصد بڑھ گئے، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ نمونہ محض 0.7 فیصد تھی۔ تنخواہوں پر ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ، قرضے کے نفع پر ٹیکس شرحیں بڑھنا اور موبائل فون ٹاپ اپس پر دوہولڈ ٹنگ ٹیکس کا دوبارہ نفاذ اس اضافے کی وضاحت کرتا ہے۔

³ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ری فیڈرل بورڈ آف ریونیو 37.0 فیصد بڑھ کر 75.5 ارب روپے ہو گئے جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 55.1 ارب روپے تھے۔

⁴ آئٹھرائزڈ اکٹامک آپریٹرز (اے ای او) کے ہمراہ حکومت ان کاروباری اداروں کی توثیق کرے گی جو اس قانون پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہیں، اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر سہولتیں فراہم کرے گی۔



مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں میں سب سے زیادہ حصہ ود ہولڈنگ ٹیکس کا رہا۔ تنخواہوں، بینکوں کے سود اور تمسکات، اور ٹیلی فون کی مدات کا مجموعی نمو میں حصہ 11.8 فیصدی درجے رہا (جدول 4.3)۔⁵ تاہم، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں کمی کے رجحان کے باعث درآمدات سے حاصل ہونے والے ود ہولڈنگ ٹیکس میں 7.3 فیصد تخفیف ہوئی۔⁶ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسوں سے ہونے والی وصولی میں 5.9

فیصد نمو ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 16.1 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے سلسلے میں رقوم کا اجر بڑھ جانا تھا۔

بالواسطہ ٹیکس

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں میں 16.2 فیصد کی نمودار کی گئی، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ نمو قدرے دھیمی یعنی 6.5 فیصد تھی (جدول 4.4)۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافے کا بنیادی سبب سیز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی بلند شرحیں ہیں۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں محض سیز ٹیکس (پیشتر پیٹرولیم مصنوعات پر) کا حصہ لگ بھگ 15.1 فیصدی درجے رہا جس کی بنا پر اس میں 16.2 فیصد کی نمو واقع ہوئی۔ دریں اثنا، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولی بڑھنے کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات پر سیز ٹیکس میں اضافہ تھا (شکل 4.4)۔

برقی توانائی کی مد میں وصولی سیز ٹیکس کی نمو میں دوسرا بڑا عامل تھا، جس کی وضاحت نرخوں میں اضافے اور برآمدی شعبوں کے ٹیکس استثناء کے خاتمے سے ہوتی ہے۔⁷ مزید برآں، چینی پر سیز ٹیکس میں اضافے نے بھی محاصل کی بلند وصولی میں اپنا کردار ادا کیا۔ ٹیکس شرحیں اور درآمدی لاگت (روپے میں) بڑھنے سے لوہے اور فولاد سے ہونے والی وصولی میں 17.8 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس استثناء مسدود ہونے کے سبب ٹیکسٹائل سے متعلق اجزاء سے ہونے والی وصولی میں بھی اضافہ ہوا۔

⁵ نفع پر بلند سودی شرح اور بلند ٹیکس شرح کے باعث بینکوں کے سود اور تمسکات سے وصولی 30.8 ارب روپے بڑھ گئی۔

⁶ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 17.0 فیصد کمی واقع ہوئی۔

⁷ یہ شعبے اب بجلی کے صرف پر سیز ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

جدول 4.4: پہلی ششماہی میں سیلز ٹیکس حاصل کے اہم ذرائع				
ارب روپے، نمونہ فیصد میں				
	اصل	م 19ء	م 20ء	م 19ء
م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
سیلز ٹیکس	688.0	857.5	0.2	24.6
جس میں				
پیٹرولیم مصنوعات	222.4	264.2	-14.4	18.8
برقی توانائی (ڈسکوز)	28.6	52.6	-8.6	83.9
لوہا اور فولاد	39.9	47.0	23.5	17.8
جوہری ریکٹر اور یوٹائلز	34.5	31.8	16.3	-7.8
پلاسٹک کی مصنوعات	24.3	27.7	907.3	14.2
نیم موصل (سیکنڈ کنڈکٹرز)	25.9	27.5	5.9	6.3
گاڑیاں	35.3	23.2	7.5	-34.3
ٹیکسٹائلز سے متعلقہ اجزاء	1.6	25.0	-	-
چینی	9.7	16.5	4.6	69.6
دیگر	278.5	344.4	0.8	23.7
بالواسطہ ٹیکس	1,126.4	1,309.2	6.5	16.2
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو				

گزشتہ پانچ برسوں کی اوسط کی بہ نسبت مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں تقریباً دگنی نمو ہوئی۔ اس نمو کو فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں اضافے سے منسوب کیا جاتا ہے۔⁸ زیر جائزہ عرصے کے دوران سیمنٹ، سگریٹ اور تمباکو، اور مشروبات کا مجموعی طور پر اس کی نمو میں نصف سے زائد حصہ رہا۔

اس میں بڑی کمی کسٹمز ڈیوٹی (جو بالواسطہ ٹیکس کا 25 فیصد ہے) کی وصولی کی وجہ سے ہوئی، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.8 فیصد گھٹی۔ اس زمرے میں سست رومی کا بڑی وجہ درآمدی گاڑیوں کی وصولی میں کمی ہے؛ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ضوابط کار کے باعث گاڑیوں کی درآمدات سکڑ گئیں (باب 5) اس کے ساتھ ساتھ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ کرنسی میں ردوبدل کے سبب ان کی لاگت میں اضافہ ہو گیا تھا (جدول 4.5)۔⁹

نان ٹیکس حاصل

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکس حاصل میں 522.1 ارب روپے کا زبردست اضافہ ہوا، اس کی بہ نسبت گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 113.2 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی (جدول 4.6)۔ نان ٹیکس حاصل میں بڑا اضافہ اسٹیٹ بینک کا بلند نفع

⁸ نظر ثانی کے بعد مشروبات پر شرح 11.5 سے بڑھا کر 13.0 فیصد کر دی گئی تھی جبکہ سگریٹ اور سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بالترتیب 100 روپے فی ہزار سگریٹ اور 0.5 روپے فی کلو بڑھادی گئی۔

⁹ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس کی حاصل درآمدات پر ڈیوٹی میں (روپوں میں) 7.2 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ڈیوٹی فری درآمدات میں 18.2 فیصد نمو درج کی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

اور جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کے باعث ہوا۔ بلند حکومتی قرضے، بلند شرح ہائے سود، ذخائر باز قدر پیمائی کے فوائد اور نفع اسٹیٹ بینک کے بلند منافع کا موجب بنے۔ مزید برآں، صوبوں کے پن بجلی کے منافع سے نان ٹیکس محاصل میں مزید اضافہ ہوا۔

4.3 اخراجات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اخراجات میں کمی کا جو رجحان تھا، وہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری اور ترقیاتی اخراجات کی وسیع البینا نمو کے ساتھ یکسر بدل گیا۔ جاری اخراجات کا اضافہ دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں رہا اور بلند سودی ادائیگیوں اور سماجی نوعیت کے اخراجات (احساس پروگرام) کے باعث ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال

جدول 4.5: ایکسائز اور کسٹمز کے محاصل کے اہم ذرائع

ارب روپے، نمونہ صد میں

اصل	مؤ	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
فینڈل ایکسائز ڈیوٹی					
سینٹ	27.6	17.8	35.5	27.8	
سگریٹ اور تمباکو	9.9	31.4	35.4	32.2	
مجموعی خدمات	2.1	-2.0	20.0	19.6	
مشروبات	39.2	6.2	14.3	10.3	
دیگر	60.0	0.8	19.8	12.4	
کل	22.3	13.5	125.1	102.3	
کسٹمز ڈیوٹی					
مصنوعات	9.4	37.0	45.4	41.5	
گاڑیاں	-36.8	-1.0	30.6	48.4	
فوٹو سینسٹو سی کنڈکٹرز	56.8	30.9	29.8	19.0	
لوہا اور فولاد	-9.1	26.2	22.7	25.0	
جوہری ری ایکٹر اور بوائلر	-19.7	22.0	16.5	20.5	
خوردنی تیل	0.0	-	15.4	15.4	
دیگر	-0.1	10.1	166.3	166.5	
کل	-2.8	13.3	326.6	336.0	
ملاوے قیس	16.2	6.5	1,309.	1,126.4	

اعداد و شمار: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

20ء کی پہلی ششماہی کے دوران تعمیراتی اخراجات بھی بڑی سرعت سے بڑھے (جدول 4.7)۔

اس عرصے کے دوران گرانٹس میں قابل ذکر اضافہ ہوا۔¹⁰ اس سے سماجی اخراجات کے حوالے سے حکومتی ترجیح آشکار ہوتی ہے، جو مارچ 2019ء میں احساس پروگرام کے آغاز سے بھی عیاں ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں کے سبب سودی ادائیگیاں بھی بڑھیں۔ بلند شرح سود کے ساتھ ملکی قرضوں کی تشکیل نو بلند سودی ادائیگیوں کی بنیادی وجہ ہے۔¹¹ جیسا کہ (شکل 4.5) سے ظاہر ہے،

¹⁰ قبل ازیں، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے علاوہ ترقیاتی اخراجات کے میزانی اختصاص کو ترقیاتی اخراجات کی زمرے میں درج کیا جاتا تھا۔ اب نظر ثانی شدہ سرکاری مالیاتی انتظام کے تحت گرانٹس کا اندراج وفاقی جاری اخراجات کی مد میں کیا جاتا ہے۔ گرانٹس کا میزانی ہدف بھی 449.9 ارب روپے کے مقابلے میں زیادہ یعنی 734.7 ارب روپے تھا۔

¹¹ جون 2019ء میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کے قلیل مدتی ایم آر ٹی بیز کے ذخیرے کو مختلف عرصیتوں کے قلیل مدتی پی آئی بیز سے تبدیل کر دیا۔ تقریباً 70 فیصد ایم آر ٹی بیز کو رواں شرحوں کے ساتھ (ٹی بلز کی چھ ماہ کی شرح بطور نشانہ) 10 سالہ پی آئی بیز میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

جدول 4.6: پہلی ششماہی میں نان ٹیکس حاصل (مجموعی)				
ارب روپے				
اصل	مطلق تبدیلی	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء
مارک اپ (پی ایس ایف)		5.8	27.4	-8.1
منافع منقسمہ		30.2	26.2	11.0
ایس بی پی کا منافع		63.2	426.5	-62.0
دفاع		6.3	6.5	0.2
محکمہ ڈاک/ پی ٹی اے کا		15.9	112.1	7.3
تیل اور گیس پر رائلٹی		41.9	43.8	15.3
پاسپورٹ اور دیگر		9.3	11.4	1.8
خام تیل پر پمپ		6.5	7.2	2.4
خام تیل کے عوض		4.5	3.3	3.7
ایل پی جی پر پیٹرو لیوم		1.8	1.7	1.5
دیگر		59.3	100.6	-86.5
کل		244.6	766.7	-113.2
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ				

زیر جائزہ عرصے میں اخراجات سے متعلق سودی ادائیگیاں، معیشت کا حجم اور محاصل میں بڑی حد تک نمو ہوئی۔¹² مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی اور وفاقی دونوں سطحوں پر ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوا (جدول 4.7)۔ بالخصوص سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے لیے رقوم کے اجرا میں 60.3 فیصد (ہدف کا 39.4 فیصد) اضافہ درج کیا گیا، اس کے برعکس گزشتہ برس اس مد میں کمی ہوئی تھی۔ تاہم یہ رقوم سرکاری مالی انتظام کے طریق کار میں طے کردہ 50 فیصد سے کم اخراجات تھیں۔¹³ مزید برآں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے لیے جاری ہونے والی متفرق رقوم سے ایک جیسی ترجیحات ظاہر ہوتی ہیں، جیسے وفاقی وزارتیں، انفراسٹرکچر (بالخصوص نیشنل ہائی وے اتھارٹی)، اور خصوصی علاقوں کے لیے چند تخصیصی ترقیاتی پروگرام۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 348.4 ارب روپے کی فاضل رقوم درج کر کے صوبے مالی استحکام کی کوششوں پر کاربند رہے، جو پورے سال کے میزانی ہدف کا تقریباً 82 فیصد ہے۔ ان فاضل رقوم میں بیشتر حصہ پنجاب اور بلوچستان کاربا (جدول 4.8)۔

¹² گزشتہ دس برسوں کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی جاری اخراجات میں سودی ادائیگیوں کا اوسط حصہ 43.5 فیصد ہے۔
¹³ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام 2019-20ء کی غرض سے مختص کردہ رقوم کے اجرا کے لیے نظر ثانی شدہ حکمت عملی۔

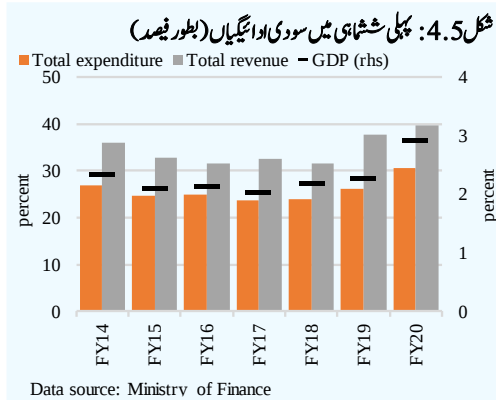
جدول 4.7: مالیاتی اخراجات						
ارب روپے، نمونہ فیصد میں						
نمو	مطلق تبدیلی					
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
جاری اخراجات	17.3	737.0	439.1	3,721.4	2,984.4	24.7
وفاقی	16.9	656.8	280.2	2,593.0	1,936.2	33.9
جس میں						
سودی ادائیگیاں	16.7	404.5	125.3	1,281.2	876.7	46.1
ملکی	10.9	368.6	74.1	1,120.7	752.1	49.0
غیر ملکی	69.6	35.9	51.1	160.5	124.6	28.8
گرائنس	-0.8	110.6	-1.0	239.6	129.0	85.7
دفاع	21.9	49.9	86.2	529.5	479.6	10.4
امن عامہ و تحفظ	15.6	3.3	9.3	72.1	68.8	4.8
دیگر	18.8	88.5	60.5	470.6	382.1	23.2
صوبائی	17.9	80.2	159.0	1128.4	1,048.2	7.6
ترقیاتی اخراجات	-37.2	103.9	-213.7	464.9	361.1	28.8
سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات	-36.9	128.6	-191.6	456.8	328.2	39.2
وفاقی	-20.9	77.0	-42.5	237.5	160.5	48.0
صوبائی	-47.1	51.6	-149.0	219.4	167.7	30.8
دیگر	-40.3	-24.7	-22.2	8.1	32.9	-75.3
خالص قرض گہری	311.8	0.0	6.3	8.3	8.3	0.3
کل اخراجات*	7.4	840.9	231.7	4,194.6	3,353.8	25.1

* علاوہ از شماریاتی فرق

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی محاصل میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس یہ نمو 4.9 فیصد تھی۔ صوبائی محاصل کا ایک بڑا حصہ وفاق کی جانب سے صوبائی حصے (این ایف سی ایوارڈ کے مطابق) اور وفاق کے قرضوں اور منتقلیوں کی شکل میں آیا۔ تاہم صوبائی نان ٹیکس محاصل میں کمی کاربحان مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیز نمو میں بدل گیا (شکل 4.6)۔

حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کی جانب سے محاصل کی وصولی میں 26.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 9.9 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔ یہ ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل کے دونوں ذرائع کے حوالے سے وسیع البنیاد اضافہ تھا۔



خدمات پر جزل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کا صوبائی ٹیکس وصولی میں حصہ بدستور سب سے زیادہ رہا؛¹⁴ چاروں صوبوں کی وصولی میں اضافہ ہوا، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 19.9 فیصد نمو پر منتج ہوئی، جبکہ گزشتہ برس 1.8 فیصد کی تخفیف ہوئی تھی۔ تاہم ایکسائز ڈیوٹی اور گاڑیوں کے ٹیکسوں کی وصولی میں کمی ہوئی جس کی وجہ زیر جائزہ عرصے کے دوران کاروں اور موٹر سائیکلوں کی پیداواری نمو میں کمی ہے۔

جدول 4.8: پہلی ششماہی میں صوبائی مالیاتی کارروائیاں

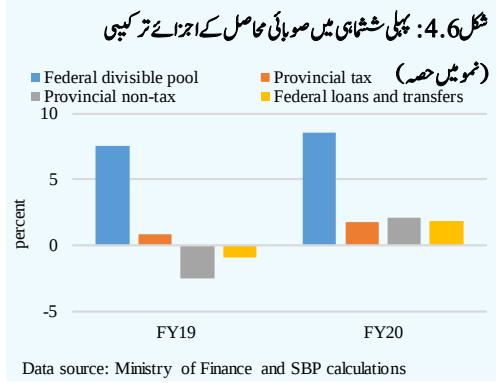
ارب روپے اور فیصد نمو میں

نمو	مجموعی	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
الف۔ مجموعی حاصل (I+II+III)		1,471.8	1,683.4	4.9	14.4
I۔ وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ		1,199.3	1,325.8	9.6	10.5
II۔ صوبوں کے اپنے حاصل		217.0	274.3	-9.9	26.4
ٹیکس		187.8	214.4	6.4	14.2
نان ٹیکس حاصل		29.3	59.9	-54.6	104.8
III۔ وفاقی قرضے اور مستقلیاں		55.5	83.2	-18.6	50.0
ب۔ مجموعی اخراجات (I+II)		1,224.3	1,359.7	0.9	11.1
I۔ جاریہ**		1,056.6	1,140.4	17.9	7.9
II۔ ترقیاتی		167.7	219.4	-47.1	30.8
فرق (الف-ب)		247.5	323.7	30.4	30.8
مالکاری* (مجموعی بھاپا جات)		-273.2	-348.4	34.0	27.5

* مالکاری میں منفی علامت سے مراد فاضل رقم ہے۔ ** جاری اخراجات کے اعداد و شمار مکمل طور پر جدول 4.7 میں درج اعداد و شمار سے میل نہ کھائیں کیونکہ یہاں درج شدہ نمبرز میں وفاقی حکومت کو کی جانے والی مارک اپ ادائیگیاں شامل ہیں۔

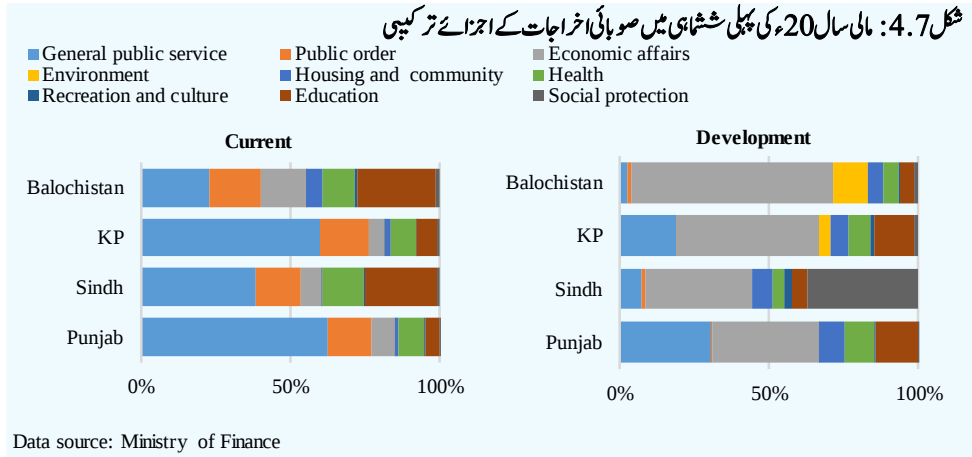
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

¹⁴ انسانی حقوق کے مقدمہ نمبر 18877 برائے 2018ء کے مطابق مو بائل ٹاپ ایپس سیلز ٹیکس وصول کرنے پر پابندی تھی، جس کا اطلاق تمام صوبوں پر ہوتا تھا۔ چونکہ ٹیکس کی حامل خدمات میں ٹیلی کام خدمات کا ایک بڑا حصہ شامل ہے، اس لیے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران وصولی پست رہی تھی۔ تاہم مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ پابندی ختم ہونے کے سبب خدمات پر جزل سیلز ٹیکس کی وصولی بڑھ گئی۔



خصوصاً پن بجلی پر منافع کے باعث نان ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہوا۔ اس میں خیبر پختونخوا (13 ارب روپے) اور پنجاب (6 ارب روپے) کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی اخراجات 11.1 فیصد بڑھ گئے، جبکہ گزشتہ برس یہ نمو 0.9 فیصد تھی۔ یہ اضافہ ترقیاتی اخراجات سے تیزی سے بڑھنے کے سبب ہوا، تاہم، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری اخراجات میں کمی آئی۔

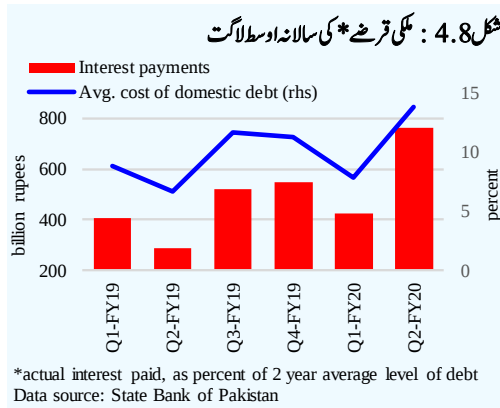


متفرق تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبائی جاری اخراجات کی ترجیحات امن و امان اور صحت عامہ کے بعد بدستور عوامی خدمات کے گرد گھومتی رہیں جس کے بعد نظم عامہ اور صحت کا نمبر آتا ہے۔¹⁵ ترقیاتی اخراجات کا ایک بڑا حصہ اقتصادی امور، بنیادی طور پر تعمیرات، ٹرانسپورٹ، زراعت اور غذائی مصارف کے لیے مختص کیا گیا۔ شکل 4.7 مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں جاری اور ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے صوبائی ترجیحات کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔

¹⁵ خدمات عامہ میں انتظامی، قانونی، مالی اور مالیاتی امور، اضلاع کو منتقلی، عوام کے لیے خدمات عامہ کا انتظام وغیرہ شامل ہیں۔

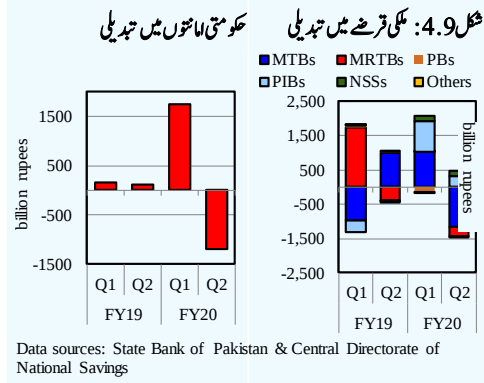
جدول 4.9: پاکستان کے سرکاری قرضوں کا خاکہ					
ارب روپے					
عرصے کے اختتام پر صورت حال		بہاؤ		پہلی ششماہی	
		م 20ء		م 19ء	
		پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	م 19ء	م 20ء
خام سرکاری قرضہ		33,711.6	1,532.8	2,503.0	1,003.8
حکومت کا ملکی قرضہ		21,676.4	1,918.1	1,119.5	944.6
حکومت کا بیرونی قرضہ		10,993.0	-457.1	1,305.3	-62.1
آئی ایم ایف سے قرضہ		1,042.3	71.7	78.2	121.3
حکومت کا مجموعی قرضہ *		29,969.3	-220.6	2,214.3	448.6
بینکاری نظام میں حکومت کی امانتیں		3,187.2	1,753.4	288.8	555.2
* حکومت کے مجموعی قرضے سے بینکاری نظام میں اس کی امانتیں منہا ہیں۔					
اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان					

4.5 سرکاری قرضہ



مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 1.0 ٹریلین روپے کے اضافے کے ساتھ سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات بڑھنے کی رفتار کم ہوئی کیونکہ اس کی بہ نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 2.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.9)۔ سرکاری قرضے میں اس سست روی کی وجہ پست مالکاری ضروریات اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ ہونا ہے۔ سرکاری قرضے کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں باز قدر پیمائی کے فوائد کی بنا پر قرضوں کے موجودہ حجم کے حوالے سے روپے میں

بیرونی قرضوں میں کمی ہوئی۔ اگرچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ملکی قرضوں میں اضافہ ہوا لیکن یہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں ہونے والے اضافے سے کم تھا۔ مزید برآں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضے کا ڈھانچہ تبدیل ہوا، کیونکہ حکومت مرکزی بینک سے نئے قرضے نہ لینے کے عزم پر قائم رہی اور رقوم کے حصول کی غرض سے اس نے زیادہ تر نان بینک اور کمرشل بینکوں کا رخ کیا۔



سہ ماہی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضوں میں 0.5 ٹریلین روپے کی کمی ہوئی جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے سرکاری قرضوں کی خالص واپسی کے لیے بینکاری نظام میں موجود اپنی مانتوں (کیش بفرز) سے استفادہ کیا (جدول 4.9)۔ دوسری جانب بیرونی قرضہ دوسری سہ ماہی کے دوران بڑھ گیا، جس کا سبب سرکاری تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری کا بڑھنا اور کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے نئی قرض گیری میں اضافہ ہے۔ ان رقوم سے صکوک، دو طرفہ اور کثیر فریقی قرضوں کی ادائیگی میں مدد ملی۔

جدول 4.10: پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیم کے تمسکات سے ہونے والی خالص وصولیاں

ارب روپے

خالص وصولی	م 19ء	م 20ء	نفع کی اوسط شرحیں	م 19ء	م 20ء
ڈیفنس سیونگ	-1.0	89.6	11.8	9.1	11.8
اسپیشل سیونگ	-1.8	-10.4	12.0	7.9	12.0
ریگولر اکم سرٹیفکیٹ (آر)	17.4	69.9	11.9	8.8	11.9
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ	42.1	63.7	13.6	11.0	13.6
اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس	-79.3	32.3	12.0	7.9	12.0
پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ	14.9	19.9	13.6	11.0	13.6
شہداء فیملی ویلفیئر اکاؤنٹ	0.0	4.2	13.6	11.0	13.6
انعامی بانڈز	77.6	-157.8	دستیاب	دستیاب	دستیاب
دیگر	3.1	0.7	دستیاب	دستیاب	دستیاب
قومی بچت اسکیمیں	73.0	112.1	دستیاب	دستیاب	دستیاب

اعداد و شمار کا ماخذ: مرکزی محکمہ قومی بچت اور بینک دولت پاکستان

سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی میں آخر مالی سال 19ء کی نسبت ملکی اور بیرونی قرضوں کے حصے میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تاہم مدت وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ طویل مدتی قرضے کا حجم بڑھا ہے۔ انتظام قرض کے حوالے سے یہ امر نیک شگون ہے، کیونکہ عرصیت کی اوسط مدت بہتر ہوئی اور قلیل مدتی قرضوں سے منسلک اجرائے ثانی کے خطرات میں کمی آئی۔

ملکی قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں 0.9 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.1 ٹریلین روپے کے اضافے سے کم ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت مرکزی بینک سے نیا قرض نہ لینے کے عزم پر قائم رہی۔ تاہم مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کی اوسط لاگت، یعنی قرض کی اوسط سطح کی فیصد شرح کے لحاظ سے ادا شدہ سود میں بھی اضافہ ہوا (شکل 4.8)۔

جدول 4.11: سرکاری پیرودنی قرضے اور واجبات					
ارب ڈالر					
بہاؤ				حجم	
م س 20ء سہ	م س 20ء سہ 1	م س 20ء سہ 1	م س 19ء سہ 1	جون 19ء دسمبر 19ء	
3.2	0.0	3.2	1.4	71.0	67.8
-0.2	-0.2	-0.3	-0.3	10.9	11.2
1.3	0.3	1.6	-0.4	29.4	27.8
-1.0	0.0	-1.0	0.0	5.3	6.3
0.4	0.1	0.5	2.7	13.2	12.7
1.3	-0.5	0.8	0.0	9.3	8.5
1.2	0.4	1.6	0.0	1.6	0.0
0.4	0.7	1.1	-0.2	6.7	5.6
-0.4	-0.1	-0.6	1.9	9.9	10.5
3.1	0.6	3.7	3.1	87.7	83.9

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کی حرکیات خاصی تبدیل ہوئیں۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے زیادہ تر رقم ٹی بلز اور پی آئی بیز کے ذرائع سے حاصل کی تھی، اس کے برعکس مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی قرضے میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ اس میں زیادہ بڑا حصہ قلیل مدتی قرضوں کی خالص واپسی (کمرشل بینکوں اور مرکزی بینک دونوں کو) کا ہے، جبکہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز کے ذریعے رقوم کا حصول بھی پست رہا۔ یاد رہے کہ

حکومت نے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاطر خواہ کیش بفرز (بینکاری نظام میں جمع شدہ امانتیں) رکھے تھے۔ تاہم مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے بینکاری نظام میں موجود امانتوں کو بڑی حد تک ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا۔ جیسا کہ شکل 4.9 سے ظاہر ہوتا ہے، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومتی امانتوں میں واضح کمی واقع ہوئی، یعنی مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی دوران مجتمع امانتوں کا تقریباً دو تہائی حصہ گھٹ گیا۔

قومی بچت اسکیموں کے ذریعے رقوم کا حصول بڑھ گیا

حکومت نے قومی بچت اسکیموں کے ذریعے بھی قرض اکٹھا کیا اور ایسے بیشتر تمسکات پر پیش کردہ منافع گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں قدرے زیادہ رہا (جدول 4.10)۔ اس کے ساتھ ساتھ 40 ہزار روپے مالیت کے انعامی بانڈز کی بندش کے بعد اس سرمایہ کاری کی قومی بچت اسکیموں میں مکمل منتقلی بھی ہوئی ہوگی۔ بلحاظ تمسک تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریگولر اکم سرٹیفکیٹ (آر آئی سی) اور بہود بچت سرٹیفکیٹ (بی ایس سی) کا حصہ زیادہ رہا۔

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈالر میں سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات بڑھ گئے، یہ اضافہ 3.7 ارب ڈالر رہا، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 3.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.11)۔ اگرچہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالکاری کی ضروریات پست رہیں، تاہم آئی ایم ایف پروگرام کے آغاز اور پاکستان کی کریڈٹ آؤٹ لکھ میں بہتری کی بنا پر کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے رقوم کے حصول میں مدد ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرونی قرضے میں ایک تہائی تبدیلی حکومتی تمکلات میں بیرونی سرمایہ کاری سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ اس عرصے میں قرضوں کی عرصیت کی تکمیل پر ان رقوم کی وساطت سے باسانی ادائیگیوں میں مدد ملی۔

باز قدر پیمائی کے فوائد سے قرضوں میں اضافے کی رفتار تھم گئی

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران باز قدر پیمائی کے تقریباً 0.2 ارب ڈالر کے فوائد کے باعث نئی بیرونی قرض گیری کے اثرات بھی جزوی طور پر زائل ہو گئے۔ اس میں ڈالر کے مقابلے میں ایس ڈی آر، جاپانی ین، یورو، چینی یوآن کی قدر میں تخفیف نے اہم کردار ادا کیا۔ یاد رہے کہ باز قدر پیمائی کے یہ تمام فوائد (0.7 ارب ڈالر) مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سامنے آئے۔

جدول 4.12: پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرضے کی دہائی

تبدیلی	م 19ء	م 20ء	ملین ڈالر
اصل رقم (پ)			
سرکاری قرضہ (الف+ب)	2,676.8	4,656.5	1,979.7
الف۔ حکومتی قرضہ	2,551.3	3,826.0	1,274.6
ب۔ آئی ایم ایف (سود)	315.6	340.3	24.8
کثیر فریقی	663.5	726.7	63.2
دیگر دوطرفہ	162.3	196.7	34.4
کمرشل قرضے (ایل ٹی)	200.0	1,130.0	930.0
یورو/سکوک	0.0	1000.0	1000.0
تفیلی مدتی	1,210.0	431.5	-778.4
ب۔ آئی ایم ایف (سود)	125.5	330.6	205.1
سرکاری قرضہ (الف+ب)	1,089.9	1,203.3	113.4
الف۔ حکومتی قرضہ	946.2	999.8	53.6
ب۔ آئی ایم ایف (سود)	116.0	110.8	-5.2
کثیر فریقی	217.2	229.6	12.4
دیگر دوطرفہ	121.0	182.1	61.1
یورو/سکوک بانڈز	251.8	215.1	-36.7
کمرشل قرضے (طویل مدتی)	198.1	235.1	37.0
کثیر فریقی (تفیلی مدتی)	31.0	16.8	-14.1
ب۔ آئی ایم ایف	71.2	84.9	13.7
کل (پ+س)	3766.7	5859.8	2093.1

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈالر کی قدر میں خاصی کمی ہوئی، جو باز قدر پیمائی کے 0.5 ارب ڈالر کے نقصانات پر منتج ہوئی۔

قرضوں کی واپسی بلند رہی

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی واپسی (اصل رقم اور سودی ادائیگیاں دونوں) بڑھ کر 5.9 ارب ڈالر تک جا پہنچی، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 3.8 ارب ڈالر تھی۔ اصل جز کی ادائیگیوں کے سلسلے میں سکوک (1.0 ارب ڈالر)، دوطرفہ اور کمرشل

جدول 4.13: بیرونی قرضہ کی برائت کے اظہار بے (اختیاری مدت)						
فیصد						
جون 15ء	جون 16ء	جون 17ء	جون 18ء	جون 19ء	دسمبر 19	
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار بے						
24.2	26.6	27.4	33.5	45	39.5	بیرونی قرضے اور واجبات / بی ڈی پی کا مجموعہ
18.9	20.8	20.5	24.7	31.1	31.1	سرکاری بیرونی قرضہ / بی ڈی پی
28.7	31.2	25.7	17.2	13.6	16.3	مطلوبہ نقد محفوظ کا مجموعہ / بیرونی قرضے اور واجبات کا مجموعہ
20.8	24.5	19.3	10.3	6.8	10.3	اسٹیٹ بینک کے مطلوبہ نقد محفوظ / بیرونی قرضے اور واجبات کا مجموعہ
10.2	10.4	15.7	13.8	21	24.8	بیرونی قرضے کی واجبی / زر مبادلہ کمزوبات
18	19.4	29.6	24.9	39.1	56.4	بیرونی قرضے کی واجبی / برآمدی کمزوبات
سیالیت کے اظہار بے						
1.9	2.8	1.3	2.1	1.5	3.2	قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / پی ای ڈی ایل
5.4	7.3	4.1	9.9	8.7	15.5	قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / کل مطلوبہ نقد محفوظ
7.5	9.3	5.5	16.3	16.3	23.9	قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / اسٹیٹ بینک کے مطلوبہ نقد محفوظ
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک کے تخمینے						

قرضوں میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں بھی 1.2 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے 1.0 ارب ڈالر کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ ہے۔ اس میں بیشتر حصہ دو طرفہ اور کمرشل قرضوں پر بلند سود کا ہے (جدول 4.12)۔

بیرونی قرضوں میں استحکام کے اظہار بے ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں استحکام کے تناظر میں متعلقہ اظہار بے (ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت) مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں (جدول 4.13)۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار بے جیسے بیرونی قرضوں اور واجبات کا تناسب بطور جی ڈی پی فیصد آخر مالی سال 19ء کے مقابلے خاصا بہتر ہوا۔

اسی طرح جاری کھاتے کا خسارہ قابو میں رہنے اور رقوم کے خاطر خواہ حصول کے باعث قرض اور واجبات تا مطلوبہ نقد محفوظ کے تناسب میں بہتری آئی ہے۔ تاہم زیر جائزہ عرصے کے دوران قلیل مدتی بیرونی قرضے کا حصہ بڑھنے کی وجہ سے سیالیت کے اظہار یوں میں تھوڑی

سی اتری درج کی گئی۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی تمسکات میں 1.6 ارب ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری (بیشتر ٹی بلز میں) نے مجموعی بیرونی قرضے میں قلیل مدتی قرض کا حصہ 1.5 سے بڑھا کر 3.2 فیصد کر دیا۔